

امام کا قراءت بھول کر آگے سے شروع کرنا اور دوسری رکعت میں پھر پیچھے سے پڑھنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک مسجد کے امام صاحب نماز پڑھاتے ہوئے آیات بھول جاتے ہیں، تو قرآن پاک میں کسی بھی دوسرے مقام بلکہ کئی پارے آگے سے قراءت شروع کر دیتے ہیں اور پھر اگلی رکعت میں دوبارہ پیچھے وہیں سے قراءت شروع کر دیتے ہیں، جہاں سے بھولے تھے اور وہ نمازوں میں بار بار اس طرح کر رہے ہیں۔ کئی بار ان کے بھولنے پر مقتدیوں کو بھی سمجھ آ جاتی ہے کہ امام صاحب نے پہلے سے جاری آیات کو چھوڑ کر کہیں اور سے تلاوت شروع کر دی ہے۔ اس بارے میں امام صاحب سے بات کی جائے، تو وہ کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے بھی نماز ہو جاتی ہے، اس میں مسئلہ نہیں ہے۔ آپ اس بارے میں درست شرعی مسئلے کے متعلق ہماری رہنمائی فرمادیں۔

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں امام صاحب کا آیات بھولنے پر آگے سے کوئی سورت یا آیت ملا لینا درست ہے، جبکہ ایسی آیت ملائیں کہ جس سے معنی بگڑ نہ جائیں، کیونکہ اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اگر امام صاحب واجب قراءت (یعنی سورۃ فاتحہ کے بعد تین آیات کے برابر تلاوت) مکمل کر چکے ہوں، اس کے بعد بھولیں، تو آگے سے سورت وغیرہ ملانے کی بجائے رکوع کر لینا بہتر ہے۔ نیز جب پہلی رکعت میں بھولنے کے بعد آگے کے کسی مقام سے سورت وغیرہ ملالی، تو دوسری رکعت میں اس کے بھی آگے سے قراءت کرنا واجب، جبکہ پیچھے سے بھولی ہوئی آیات سے قراءت کرنا، ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ نماز میں اور نماز کے علاوہ بھی قرآن پاک خلاف ترتیب یعنی النّا پڑھنا مکروہ تحریمی اور ناجائز و گناہ ہے، جس کی امام پر توبہ اور آئندہ ایسا نہ کرنا واجب ہے۔ البتہ اس سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا اور نماز ہو جاتی ہے، کیونکہ

قرآن پاک کو ترتیب کے مطابق پڑھنا تلاوت کے واجبات میں سے ہے، نماز کے واجبات میں سے نہیں، لیکن جان بوجھ کر خلاف ترتیب قراءت کرنے سے گناہ بہر حال ضرور ہوتا ہے۔

علامہ شہاب الدین احمد ابن رسلان رحمۃ اللہ علیہ شرح ابو داؤد میں فرماتے ہیں: ”عن ابن مسعود أنه سئل عمن يقرأ القرآن منكوساً قال: ”ذلك منكوس القلب“، وفسره أبو عبيد بأن يقرأ سورة، ثم يقرأ بعدها أخرى هي قبلها“ ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے قرآن پاک اٹا پڑھنے والے شخص کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کا دل ہی اٹا ہے۔ اور حضرت ابو عبید نے اس کی وضاحت میں فرمایا: اس طرح کہ ایک سورت پڑھنے کے بعد اس سے پہلے والی دوسری سورت پڑھنا۔ (شرح سنن أبی داؤد ابن رسلان، ج 6، ص 303، مطبوعہ دار الفلاح، مصر)

نماز میں اور نماز کے علاوہ بھی ترتیب کے مطابق قرآن پڑھنا تلاوت کے واجبات سے ہے اور خلاف ترتیب پڑھنا مکروہ و گناہ ہے۔ چنانچہ درمختار میں ہے: ”یکرہ۔۔۔ ان یقرأ منكوساً“ ترجمہ: قرآن کریم کو اٹا پڑھنا مکروہ ہے۔ اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: ”بان یقرأ فی الثانية سورة أعلى مما قرأ فی الاولى، لان ترتیب السور فی القراءة من واجبات التلاوة“ ترجمہ: اس طرح کہ دوسری رکعت میں پہلی رکعت میں پڑھی گئی سورت سے پیچھے والی سورت پڑھے، کیونکہ قرآن پاک پڑھتے ہوئے سورتوں کی ترتیب قائم رکھنا تلاوت کے واجبات میں سے ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج 2، ص 330، مطبوعہ کوئٹہ)

نماز میں خلاف ترتیب تلاوت کرنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، کیونکہ یہ نماز کے واجبات میں سے نہیں ہے۔ چنانچہ ردالمحتار میں ہے: ”لو قرأ منكوساً أثم لكن لا يلزمه سجود السهو، لأن ذلك من واجبات القراءة لا من واجبات الصلاة“ ترجمہ: اگر کسی نے اٹا قرآن پڑھا، تو وہ گنہگار ہوگا، لیکن اس پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، کیونکہ یہ قراءت کے واجبات میں سے ہے، نماز کے واجبات سے نہیں۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج 2، ص 183، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ پہلی رکعت میں سورۃ الناس اور دوسری رکعت میں اس کے پیچھے سے سورۃ الفلق پڑھنے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”قصد ایسا کیا، تو گنہگار ہوگا، نماز ہوگئی۔ سجدہ سہو اب بھی نہ چاہئے تھا، توبہ کرے۔۔۔ ترتیب اٹا کر پڑھنا حرام (ہے)۔“ ملخصاً (فتاویٰ رضویہ، ج 6، ص 347، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”قرآن مجید اُلٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے، یہ مکروہ تحریمی ہے، مثلاً: پہلی میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ پڑھی اور دوسری میں ﴿الْمُتَرَكِّبُ﴾۔ اس کے لیے سخت وعید آئی۔ (حضرت) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جو قرآن اُلٹ کر پڑھتا ہے، کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل اُلٹ دے۔“ (بہار شریعت، حصہ 3، ج 1، ص 549، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام واجب قراءت مکمل کر چکا ہو، اس کے بعد بھولے، تو آگے سے سورت وغیرہ ملانے کی بجائے رکوع کر لینا بہتر ہے۔ چنانچہ ردالمحتار میں ہے: ”یکرہ للامام ان یلجئہ الیہ، بل ینتقل الی آیۃ اخری لایلزم من وصلہا ما یفسد الصلاۃ، والی سورۃ اخری او یرکع اذا قرأ قدر الفرض کما جزم بہ الزیلعی وغیرہ۔۔۔ ورجح قدر الواجب لشدۃ تأکدہ، ملخصاً“ ترجمہ: امام کے لیے مکروہ ہے کہ مقتدی کو لقمہ دینے پر مجبور کرے، بلکہ امام ایسی دوسری آیت شروع کر دے کہ جبے ملانے سے نماز ٹوٹتی نہ ہو، یا دوسری سورت شروع کر دے، یا رکوع کر لے، جب وہ فرض کے برابر قراءت کر چکا ہو، جیسا کہ امام زیلعی وغیرہ نے اس کی صراحت کی ہے اور واجب مقدار کو ترجیح ہے، کیونکہ اتنا پڑھنے کی سخت تاکید ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج 2، ص 462، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے، بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے، بشرطیکہ اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو (یعنی وہ آیت ملانے سے نماز ٹوٹتی نہ ہو) اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے، تو رکوع کر دے۔ مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے یا ساکت کھڑا رہے۔“ (بہار شریعت، حصہ 3، ج 1، ص 607، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: Aqs-2820

تاریخ اجراء: 20 صفر المظفر 1447ھ / 15 اگست 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net